
REGISTERED No 783
1931ء
1951
LUCKNOW
1931
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
M.B. Khan Artist Lucknow

توجہ شد ہے

(۱) اودھ پنچ دل بھرتی کی غرض سے نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ سیاسی مضمونوں کی طرح پیچھے جانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسروں کو اس ہنسی کی تقلید میں کوشش کرنی پڑتی ہے۔ گریبی اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور متوکل ہے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شکوہ نہ کیجئے۔ نہ صرف کمی پر تیوریاں چڑھائیے کہ اودھ پنچ ہر خرچ میں برق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رسالے کی اصلاح ہے روئے رعایت نکتہ چینی ہیں حکمتیں نکات و بنیادی اصلاحات اخلاق و سیاسی مواد ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے عرصے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر تین روپیہ بھیج کر آپ مستقل خریدار ہو کر ایک سال تک پڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ ابجد شناسی سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں نہ سب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تکانے پر [illegible] نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً ترسیل [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جن کو خریداری منظور ہو تو وہ اطلاعی عریضہ کا جواب لکھا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہرین [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ نمبر ۹

مضامین

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء

مملکت اسلامیہ ایران و ریش

انسان کے جسم پر بالوں کی روئیدگی کچھ تو ظاہراً منفعت ہے مثلاً مسامات کی حفاظت کے لیے رونگٹوں کا اُگنا۔ یا نزلہ سے بچانے کے لیے سر کے بالوں کا وجود اور کچھ محض جمال و زینت ہے مثلاً ابرو کے بال۔ ریش مقدس کہ انکے وجود کی غرض ... بعض مقامات ایسے بھی ہیں جن کی غرض اصلی ... منفعت مثلاً بغلوں کے بال اور ایک دوسری جگہ کی کھیتی۔

... تقسیم کے بالوں ... بال اُگنے کا جوہر خوب ظاہر ہوا ہے۔ چار ابروؤں کا صفایا کرنے والے ہندوستانی درویش ... کے قدیم ... جنہیں ... کہتے ہیں کبھی ان پر ... تھی مگر اب نہیں ... میں صرف ابرو ... روئیدگی ... باقی بال ... ہیں۔

غور سے دیکھیے تو قدیم عرب اور ایران میں بھی لمبی اور گھنی داڑھی ... رکھی جاتی تھی ... ایرانیوں نے ... عربوں نے بھی ... اصلاح کی۔ ایرانیوں کا قول ہے۔

ریش ... دراز ... 　　 ... سایہ ...

... تمہاری داڑھی لمبی ہے یعنی تم بے وقوف ہو۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے

ما طالت لہ لحیۃ 　　 فزادت اللحیۃ فی ہیبتہ

الا وما ینقص من عقلہ 　　 یکون طولا زاد فی لحیتہ

(داڑھی لمبی ہو جانے سے انسان کی ہیبت اور وقار میں زیادتی نہیں ہوتی عقل کی ناقص اور ... اسکی تمام ماتری داڑھی کو مل گئی)۔

اکبر مرحوم نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

گھٹا کی عقل اور داڑھی بڑھا کی

دوسرا شاعر کہتا ہے

لنا صدیق ولہ لحیۃ 　　 طولہا اللہ بلا فائدہ

کانہا بعض لیالی الشتا 　　 طویلۃ مظلمۃ باردہ

(میرے ایک دوست کی داڑھی کو خدا نے بیکار بڑھا دیا ہے وہ جاڑے کی راتوں کی طرح لمبی سیاہ اور سرد ہے)۔

یہ کہنا تو بے ادبی ہے کہ ... نے اس مضمون کو طویل بلا دلیل فرما دیا۔ ... ایک وجہ ہے دوسری وجہ تلاش کرنے کی حاجت نہیں۔

... کے متعلق عرب میں مشہور ہے کہ بے وقوف ہوتے ہیں ... اکثر کی داڑھی بھی بے حد دراز رکھتی ہے۔ ... ایک مولوی نے کہا ہے ... لمبی داڑھی کو علامت حمق ... پر تضحیک کی جاتی ... داڑھی ...

آپ نئیا کی ... رفتاری ۔ کون کہہ سکتا ہے کمزوری نے ہاتھ پاؤں ... کی چہرے کی کمال ہیبت رعب کا ... حرکت کی ۔ یہ ... کی دلیل ہو کر ... کی خدمت ... ہر کیف ریش و بروت کا ... عام ہو گیا ہے ۔ ... ظاہر ہو گئے ... ہیں آگے چل کے بے ریش کے ... جائیں گے رکیا ہیں نہیں ؟ ۔ پنچ خیر کیا ... آج ہم ناظرین اودھ پنچ کے سامنے ایک ایرانی شاعر کا کلام متعلق ریش پیش کرتے ہیں ۔ ... داڑھی والے ... کے حجال ... (ایران) واضح رہے کہ ... صاحب ... مشتق ہے ۔

جگار ریش

... ؟

چو آمد جہاں ۔ آفریدگار جہاں
بریش و ... آفرین گر بیاں
تبارک اللہ فرمود ...
کنا ... جاں ...
... فرشت ...
... گا ... زباں
یکے ... صاحبوں و یکے دلبر
یکے ... و یکے ...
برائے ... دان
برائے ... ومان
یکے ... بے نوا ہر
... رہاں
یکے ... مکک ... ... طلب ... بر کرد ... بیش

... برائے ریخ نہاد
... خود جدال
بروے ... پشت ... برائے ... کرماں
... چوں قاقم
... پشت ... ہماں
... شاخ چوں شمشیر
... بغیر قربان
... زود ... بہ فع ... تیر ... گاں
برائے ... اگشت
برائے ... گوشت بر ... ال
خلاصہ آنکہ ہر کس ... باید داد
... انسان
میاں ایں ... یا دیا
میاں ایں ہمہ ... شکار ... ماں

تندرست مستورات اور گھرانہ کا سکھ

مستورات ... [illegible]

بیٹے ٹون یا اکسیر سانا

[illegible]

... بیل
چراغ ... جاناں
... پیش
... رساں
چناں ... پیش
کہ ... دوراں
اگر ... عطا
وگر ... بیاں
علے الخصوص ... سفید
چہ ... ازاں
... آں دلبر
... جاناں
... سفید
... جواں
... ریش
علاج ... ؟

(...)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(...)

[illegible]

دستخط حاکم ...

گرش شیخ گو ہم یہاں بخشند و یار
[illegible] پنچ صاحب جاں
ورش بخشد [illegible] یہاں کے ہو در سے
کہ [illegible] دست [illegible]
ورش [illegible] دست [illegible]
الہی [illegible] تر [illegible] ہو گیا
شیخ [illegible] گر [illegible] کس شند
بود حکایت خود [illegible] ں
چہ بیں امید شدم [illegible] در پر شغل
کہ ماہ چاہ [illegible] کار نم بیاغیرنا ۔ [illegible]
چنیں جواب مراد [illegible] و کردار [illegible]
کہ [illegible] نیست بجز [illegible] [illegible] بس

افسوس [illegible] [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ لوکا تھا ورنہ ایک [illegible] لیتا اور [illegible] کے لنگر لوانے لگتا ۔ خاص صاحب قاضی کے پاس [illegible] طلب کرنے جاتے اور [illegible] [illegible] نیست [illegible] فیصلہ [illegible] کے گھر [illegible] آئے ۔ [illegible] نہ قرار پاتے اور [illegible] پھر [illegible] سے [illegible] جانا ۔ [illegible] کی تہذیب نے غضب کیا ۔

نیاز [illegible] فلاسفر

ہونے والی کانگریس کے نام [illegible] کا پیغام

وتنگیا ۔

شوروگل ۔ کانفرنسیں بھی تو ہو گئے بڑے انھیں جھگڑے کھیڑے سے ہے نفرت کرو کام انھوں نے سنبھالا ہے ایک تیر میں جھگڑا ہے ۔ بغیر جولاہے کی سی تنگیا کے بے نہ ہوگا ۔ اگلے زمانے میں جولاہے کی تنگیا ضرب المثل تھی ۔

مشہور ہے کہ جولاہے سودا کرنے میں [illegible] ہیں ایک جولاہے نے بازار سے سوت مول لیا مگر پھرتا اور [illegible] ایک ایک تار



جراثیم شرائط صلح کی دیکھ بھال

[illegible] کی طرح کا تار [illegible] بھول گیا ۔ [illegible] کیا تھا کہ یہ وہی فرض یاد آ گیا سامنے ببول کے درخت لگے تھے دل نے کہا یہ سب کچھ کیا ۔ تنگیا [illegible] ہوئے سوت لپیٹنے والیاں تو وہاں تھیں نہیں ببول کے درختوں سے آ لپٹے ۔ سوت کی [illegible] پر [illegible] اپنا سوت ۔ [illegible] [illegible] دوسری سے [illegible] [illegible] [illegible] ذکر کرو ۔ [illegible] [illegible] کے کانٹوں میں الجھیں [illegible] سوت [illegible] ۔ [illegible] میں صحرا کی خاک چھاننے والے [illegible] کا دامن ۔ مجنوں کا گریبان ۔ جراح کا [illegible] جلاد [illegible] کے [illegible] سوت برابر [illegible] صلح کے [illegible] سوت [illegible] میں [illegible] ہونے سے رہ گئی ۔ اس بات پر تنگیا کی بہت ضرورت تھی کہ قانون کی آڑ میں پولیس نے جو ظلم ہوتے ہیں آگے کے بیان کے سوت [illegible] اور اگر کبھی [illegible] ہوں تو کھلے مجمع میں [illegible] تحقیقات کیے جائے [illegible] حکومت ایک [illegible] کے روت کرے ۔ پوچھو اس تنگیا سے کیا فائدہ ؟ کیوں فائدہ کیوں نہیں ۔ [illegible] کا بھاؤ [illegible] سرکار [illegible] ضرورت کا [illegible] ظلم کسی طرح جائز نہیں جو انتظام ظلم پر موقوف ہو وہ انتظام ہی نہیں ۔ اس کا نام انتظام رکھنا بے وقوفوں کا کام ہے ۔ اگر انتظام کی

درستی کے لیے ظلم جائز ہے تو نادر شاہ نے کوئی برائی نہیں کی۔ پیٹ والی عورت نکلی۔ پوچھا، میں ہو لگی وزیر بیت۔ لوگوں نے جواب دیا۔ ہزار دو اسپیشیت بولے۔ برا ہو کہ پہلے پیٹ چاک کر دو۔ اک تم لوگ کہ اس ظلم کو انتظام سے کیا علاقہ۔ تو یہی کہ اگر کوئی حاکم اپنا رعب داب قائم کرنا۔ اپنا فرق سمجھا جاتا ہے وہ حاکم ہی کیا جو اچھی حکومت نہ جتائے۔ جو یہ برتاؤ نہ کرے تو وہ حاکم کا ہے کو رعیت ہے۔ آخر اس زمانے میں جو بڑے بڑے حاکموں کی آمد میں طرح طرح کی ہے کرکے ہماری رعیت کی آمد و رفت رو کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے حاکم اور پولیس والے راہگیروں کا ناطقہ تنگ کرتے۔ بید مارتے۔ جنٹو ہو کہتے ہیں یہ ظلم نہیں؟ غریب کسانوں کی کمائی آتشبازی میں پھونک دی جاتی ہے۔ سلامیاں دغتی ہیں۔ توکس لیے؟ یہی نہ کہ رعب و داب قائم ہو۔ لوگ سمجھ جائیں کہ بڑے لاٹ صاحب آتے ہیں جو خدا کے بندوں کے مال اور جان پر حاکم ہیں۔ پھر یہ اپنے عالی رتبہ کی کوئی جان ہے کہ رعب قائم کرتا ہے کوئی ہمیں اپنا منشد رکھا جاتا ہے۔ اگلے زمانے میں حاکم کا قول قانون سمجھا جاتا تھا شل مشہور ہے حکم حاکم مرگ مفاجات آج کل پہلے ایک قانون جیسے قانون کتنا قانون کی چنک کرتا ہے گھڑا جاتا ہے اسکے رو سے بے پوچھے کچھے جیل خانے بھر دیے جاتے ہیں ڈنڈے مارے جاتے ہیں۔ ہتھکڑیاں کسی جاتی ہیں۔ گولیاں چلتی ہیں۔ گھر ضبط ہوتے ہیں۔ اگلے زمانے میں رحم دیا شادی کرکے حاکم صاحب کے حکم سے رعیت کو طلع دیتا تھا جس گھر سے نکلتا ہے کاغذ پر حکم کرکے بھیجا جاتا ہے۔ بھلا یہی کوئی فرق ہے۔ نا انصافی اور سختی کو اس روز کی پیٹھ حکومت لگا دو تھا: اس سے ہوسکے پروانے ترا کرتے ہے۔

نواب میں کمی ہی ہو گئی کہ پہلے جیسا پیل ہو گیا جب دھوبن کو معلوم ہو گیا کہ نواب صاحب کی سواری آ گئی تو اس نے پیٹ پکڑ کے رونا شروع کیا۔ ہائے نچلے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ اور دانت اکھڑی جاتی ہے یہ دھوبی بیچارا لگا دوڑ دھوپ کرنے مگر درد آج کم ہوتا ہے نہ کل۔ آخر دھوبن بولی ایک دفعہ اور یہی درد ہوا تھا تو نواب ۔۔۔۔۔ نے علاج کیا تھا۔ دھوبی نواب صاحب کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ ان کے پاس گیا۔ ہاتھ باندھ کے کہنے لگا۔ حضور دھوبن کے جیرنات (زیر ناف) درد اٹھی ہے۔ مر رہی ہے کمبخت ہی ہے تو نواب نے فرمایا اچھا ایک پیسے کی کچھ شکر لے آ۔ وہ گیا شکر لیئے نواب گئے دھوبن کے پاس۔ مگر بڑی شرم کی بات ہے بس یہی سمجھ کہ علاج کرنے لگے۔ ابھی علاج ختم ہوا تھا کہ دھوبی شکر لے کے آ پہونچا۔ بے تحاشا کہنے لگا سرچڑھے۔ نواب نے ہاتھ سے چٹکی بھر لی اور منہ پر چھڑک دی پھر چلا کے ایک پیالے کے پانی کیا۔ دھوبن اٹھی اور دعائیں دینے لگی۔ اللہ سلامت رکھے نباب (نواب) کو ایسا اچھا علاج کرتے ہیں کہ واہ (واہ) ۔ دھوبی چل گیا۔ کہنے لگا یہ چھپے شکر جو بیکار شرتی تو آسنائی (آشنائی) ہی اور اس علاج کی پھر کی (فرق) ہی کیا تھا؟

میں کہتی ہوں کہ اگر گرٹ اور کونسل کی شکر نہ ہو تو اگلے زمانے کے قانون میں اور آجکل کے قانون میں فرق ہی کیا ہے۔ آج پہلے پولیس کی گالیاں نہیں۔ جوتے کھاتے۔ لاتے کیے بیہا تک

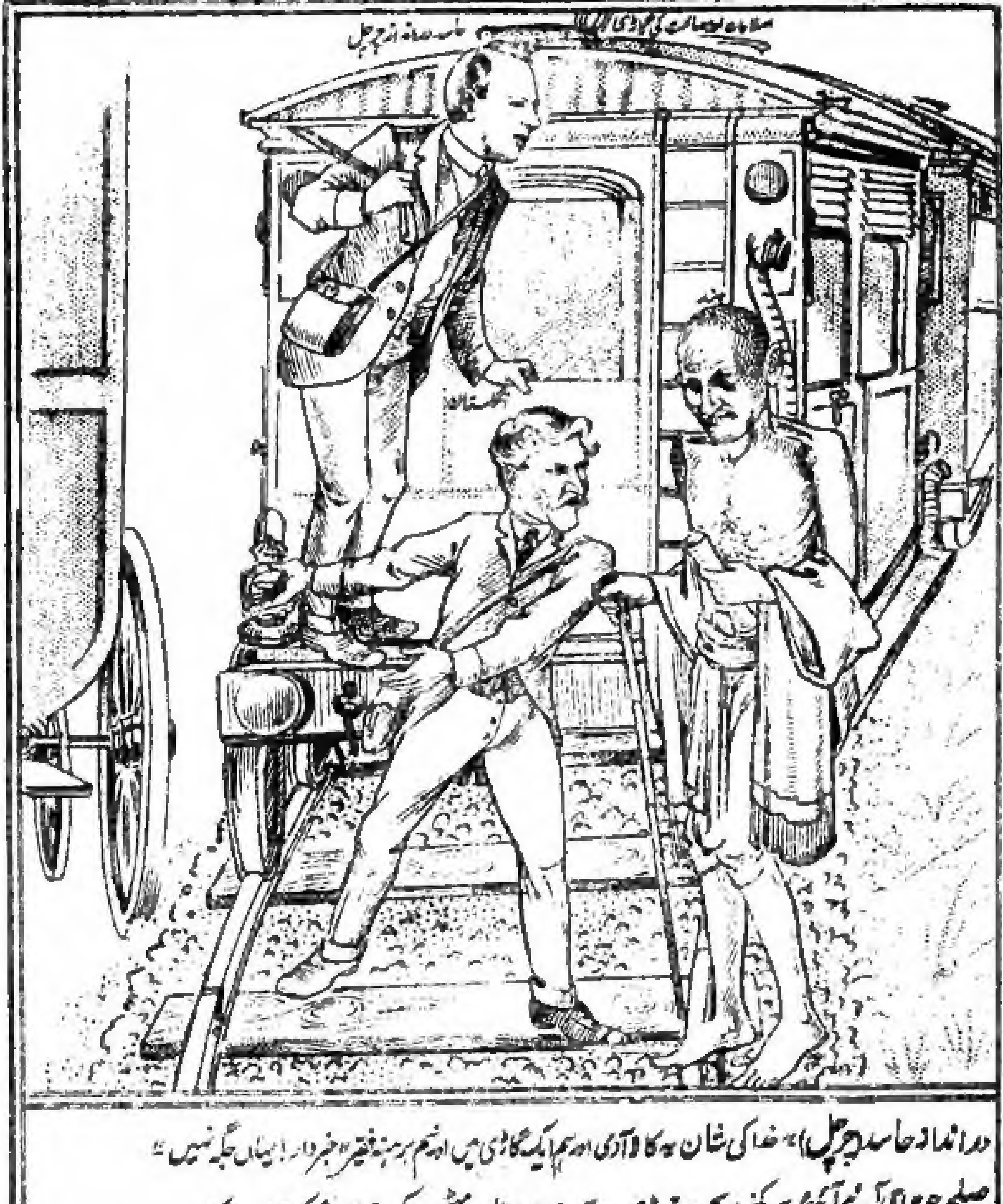
آزادی اور آئین کی بہاروں کے ہاتھ کے لے مظلم کے ساتھ زیادتی کی گئی ہاتھ کی اور بکسی سے پہلے ظلم کرنے کی لے ایسے فارم کا نشانہ بنایا گیا۔ اگر یہ اور اور جنوبی تھی کہ حکومت کا ہے کا تشا اکتائی جائے مقدمہ چلا کے اس طرح تحقیقات کرکے کرتے یا معطل ہو جاتی۔ آئندہ علتی کا حرص بھی سزا دی جاتی کہ ایسی ظلم کر کے زیادتی ہو گئے کہ ان سب کے سامنے ایک عبرت ہو جاتی۔ آئندہ کے لیے کان ہو جاتے۔ دیکھئے اور خیال رکھنے کی یہ بات ہے کہ ایسے ہی ظلم کر کے ادھر نہیں انعام دیے گئے۔ سزا کسی کی۔

آزادی مطلق اللہ کی بڑی بھلائی اس سب تھی کہ گاندھی جی نے اس ایک بات پر زور دیا جاتے ہوئے ہیں کہ سوراج جو جانی ملی گیا آزادی اور خود مختاری کا مسئلہ۔ مگر یہ آزادی ہے کہاں۔ اور کہتے ملتی ہے اب تک دو تین برس لیے مگر یہی کا قانون اور انتظام ہی اگر ہم غلاموں کا خدا ہی حافظ ہے۔

میں گاندھی جی کو اتنا بھولا نہیں سمجھتی تھی کہ اتنی ضروری بات کو سچ ہی اور معمولی بات خیال کر لیجیے۔ کوئی انہیں خدا سمجھا ہو تو سمجھے۔ اپنی آنکھوں کی قسم مجھے تو کچھ باتوں سے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ڈنکے پکارے کہتی ہوں کہ چاہے کانگریس والوں کا اور کانفرنس کے سودے میں ہندوستان کو نہ ملے لیکن انتظام کی آپا دھاپی ضرور جنبہ جھولی جائے اور ان پولیس والوں کے ظلم کی حمایت والے حاکم ہمارا سمجھے ہے کرتے ہیں کہ صدروالے حکومت انہیں اپنے موافق فیصلہ لکھنے کا اختیار ہے۔ بہ

ایک تھی دھوبن بڑی خوبصورت۔ سب شہر کا ہمارے بڑے رئیس نواب صاحب اسیر ہو گئے۔ اسکا میاں تھا کالا دھیر نواب تھے گورے چٹے۔ وہ بھی دیکھ گئی۔ شہر کا کا ہوا میلا۔ دھوبی اور دھوبن بھی میلا دیکھنے چلے اور نواب بھی۔ دھوبن اور

مرسلات



(درانداز حاسد چرچل) "خدا کی شان ہے کالا آدمی اور ہم ایک گاڑی میں اور ہم برہنہ فقیر" خبردار! یہاں جگہ نہیں۔"

صلح جو "اجی آپ نیچے آ کے اسے بیٹھنے دیجیے وہ تو سڑی ہے آپ میری دہلی پر بیٹھیے۔ اک ذرا سا اچکنا پڑے گا۔"

ہند "تو اچکوں؟"


ز غارت چمنت بر بہار منت است
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

لاٹ صاحب کا حکم تھا کہ ہر گز کسی پھانسی کی پرواہ نہ کی جائے اور پھانسی جلد لٹکا دی جائے؟ پھانسی کا خبر جب کہ اس قسم کے ظلموں کی اطلاع ہر شہری اور باشندہ ملک کو ہو گی تو پھر کیا نتیجہ ہو گا؟ لوگ برا منائیں گے پردہ ڈال دیا گیا۔ سنٹرل گورنمنٹ بھی اپنے کام سے خارج ہو کے اخبار کا خفیہ روزہ کھیلتی ہوں۔ میں نے اکثر واقعے ایسے پڑھے جس میں پولیس نے بیگناہ کو پھانسی دلوانے یا قید کروانے کی کوشش کی حاکم نے اپنی تحریر میں بھی صاف صاف لکھ دیا کہ یہ جھوٹ پولیس کا بنایا ہوا ہے۔ مجرم کو چھوڑ دیا۔ مگر آجکل کی حکومت نے لوگوں کا دل مطمئن کرنے اور اپنے منصف قرار پانے کی ضرورت پر توجہ نہ کی تو ایسی انگریزی انصاف ہے کہ عام لوگ جو دوسروں کے بچانے کے لئے جھوٹی رپورٹ لکھ کر زبردستی گواہ بنائیں۔ قید کرائیں اور وہ جو انصاف کے خواہاں ہیں اور اللہ کی حفاظت کی آس میں ہیں وہ وصول کرتے ہیں۔ بے گناہوں کو پھانسی کے واسطے جھوٹے ثبوت بہم پہنچا کے انعام لیں۔ اگر کانگریس بھڑکنے سے تم بھی دھوبی کی طرح خیال کرتے ہو کہ تمہارا شافی علاج ہو گئی۔ تو خیر تمہارا کام ہو جائے۔ ورنہ تمہیں ساری قوت لگانی ہو گی اس بیجا سختی اور اس خواہ مخواہ کی مروت کے خلاف کانگریس کے جلسوں میں صرف کر دینی چاہئے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ کانگریس والے لاٹھیوں کی ضرب سہنے مار کھانے گولیاں کھانے اور جیل خانے جانے کے لئے گھر سے باہر نکلے تھے لیکن پولیس کو امن قائم کرنے کی غلطیوں کے خلاف مظلوموں کو بچانے کے واسطے اٹھے جن ہی کو زخمی کیا جاتا اور وہ ان ہی پر حملے کرتے تھے۔ مگر ان کی صورت ایسی ہے کہ جتنی ظلم کی پولیس کی طرف سے ہوتی وہ حد سے باہر نہیں کی جا سکتی۔ ابھی یہ تو بدل ڈالنے کے وقت سے کم کی رائے ان کے سچ کی بابت کی ضرورت ہے۔ (ایک لطیفہ حکیم ان کے بیان اور اگلی باتوں کی ہوتی تھی۔ جب گولیاں پہلے سے مادہ خراب کر دیتی ہیں تو قسمت کا ... ...

حکیم صاحب دو گولیاں نگلو ہیں اتفاق سے حاجت میں پھولی رہیں۔ دو اور دو چار مرتبہ اجابت ہوئی حضرت نے مادے کی خباثت کا پتہ لیا۔ کوئی دو ایک مرتبہ تو دو شام دست آنے سے یقین ہوا کہ طبیعت دفع کرنے پر مائل ہے اسے مدد ملنی چاہئے تو دو اور پچاس دست آئے تو مادہ کی کثرت کا ثبوت پایا گیا۔ اسے ملی وہ مدد اور شام تک صحیح اتفاقا پہلے ڈیل بھرکا اطلس یا زندگی کی کیٹ کی گتھلی جل گئی۔ سو مرتبہ بھی تو مرے ہوئے گئے مریض نچڑ گئے ہوئے کپڑے کی طرح پچ گئے جان جب ہوگیا حکیم صاحب لپکے ہوئے تشریف لائے نبض دیکھی تو بیہوشی کی رنگینی سے زیادہ کر دو لوں بھری ہوئی منہ بند تھا۔ سانس اکھڑی ہوئی حکیم صاحب نے فرمایا خوب یہ کثرت! خراب تو مادہ اکثر نکل گیا ہے السمل تنقیہ ویسے مسہل صاف کرتا ہے مگر گلا دیا ہے (ان شاء اللہ) دو گولیوں میں پھر ضرورت کسی دوا کی تو ہوگی جو کچھ ... اسا مادہ ہے وہ بھی پاک ہو جائے گا۔ مریض ہو دوا اگر ابھی گولی حلق سے نیچے اتری نہ تھی کہ روح کا مادہ جسم ہی کے خارج ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بیوی بیچی ہوئی۔ رحمت راحت صحت جنہوں نے حکیم صاحب سے کہا کہ آپ کی گولیوں نے حیات کا اخراج کیا۔ جواب میں حکیم صاحب مسکرائے اور مونچھوں پر تاؤ دے کے فرمایا "حضرت اجی آپ بھی جانئے۔ ایسا مادہ خبیث تھا کہ نکلتے نکلتے جان لے گیا۔ کیسے ہو نکلتا نہ اور یہ نہیں پیٹ میں رہتا تو کیا غضب ہوتا؟" ہمارے بڑے لاٹ صاحب بھی حکیم جی بال بچ ... ...

"حسب پولیس در رفع مادۂ بغاوت"

کی جارو استعمال کر رہے ہیں۔ یہ عارضی یوم الراحت جسے وہ صلح کہتے ہیں۔ کانگریس ہندوستانیوں سے بغاوت کا مادہ اس وقت تک خارج نہیں کر سکتا جب تک امکان ہی ایسی زبردستیوں کا نہ تشریف لے جائے یا چار ارواح لطیف ہوتے ہوتے نہ اوپ ہو۔

کانگریس کی یہ غلطی پرانی ہے بلکہ میں کہتی ہوں کہ اس نے پہلے کبھی بڑے قانون کی زبردستیوں کی بہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ توجہ نہیں کی۔ خصوصاً تعزیرات ہند جس قانون کا نام ہے اس میں جو خرابیاں اصل کے خلاف ہیں تفصیل سے جانچی نہیں گئیں۔ پولیس کے انتظامات یا اختیارات کے قانون میں ایسی رعایتیں دی گئیں جو مہذب ... کسی مہذب ملک میں دکھائی نہیں دیتیں کبھی اعتراض کیا بھی تو پولیس کے فعلوں (افعال) پر اور وہ اعتراض اس قانون کے رعب سے رد کر دیا گیا۔ چاہئے تھا کہ حکومت کا کانگریس جان وہ جیسی کہ ابھی تو یہ کہ ہوتا ہے جاری ہیں جائے مگر وہ اتا قانون ہی ایسا ہے کوئی کیا کرے۔ ہر ۵ مارچ ۱۹۳۱ء سے چیخ رہے ہیں کہ قانون کی اصلاح کا مسئلہ اصل مسئلہ ہے۔ اس انصاف کے پہلو تک پہلے پہنچو اس کے بعد انگریزوں سے کچھ اور مانگو۔ اگر کوئی عادلانہ قانون کانگریس بناتی اور اسے پریم جیسی کہ لیں یہی ہونا چاہیے تو آج آرڈیننس چل ہی نہ سکتے۔ ہندی قانون ذلیل کیا ظلم کا دستور بنایا ہے آج تک اس ظلم کی پوچھ بھی نہ ہوئی۔ ہوئی تو کب؟ سب نادروں کے پاس ...

بیٹھ گئے۔ طوبیٰ پر جو پھر گورنی تجی کی گئی۔
قانون اجباری قانون تو یقیناً تو یہ ... ہاں ہو یاں بگڑ
جاتا نظر آتا ہے۔ مجرموں کی حد ہی نہیں۔ مرد بھی
جرم جانتا ہی جرم ہے۔ پولیس کی ایسی ... کیا
کے قتل (قتل) ایسی ہی بات صاحب کے قبل ہی
جا پہنچے جائیں تو جرم کی حد میں داخل ہو سکتے ہیں۔
خدائی قانون انسان کے نفسوں پر آنکھا یا ہوا
نہیں جتنا کہ تعزیرات ہند کا گھیر ہے۔
خیال کہاں تک سفر کر جاؤں۔ خلاصہ میری تحریر
کا یہ ہے کہ تشددوں کی صلح کچھ دھاگے کا جوڑ ہے
جو کہا نہیں سکتا۔ ملک بھر میں جو غوغا مچا ہوا ہے
اس سے دیکھئے یہ دھوکا اچھل رہا ہے کہ دوسری
چرکھی کے فیصلے کو کانگریس میں دوساؤ اور ... سے
ڈرا دیں گے۔ یہ دوساؤ جیسے سیان دگاندھی جی کی
بیمار روح اور مل ڈھلے پل ہے پن کی وجہ سے
پڑے گا۔ بہت ممکن ہے کہ اس دوساؤ کے وقت
کانگریس کا بڑا گروہ گاندھی جی کی مخالفت ...
کرنا ہی لائے۔ ابوالکلام کا قول سکے جاوید
... بابو سبھاس چندر کی بات پر کان دھرے اور
دوبارہ جیل خانے کی سیڑھیاں بھرنے کا ارادہ
کر بیٹھے اس وقت کیا ہوگا یہی کہ سے

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

تھوڑی دیر کے لیے مان لو کہ یہی ہوا۔ تو اب کے
پولیس کے ظلم اور صاحب لوگوں کے زور بے پناہ
ہو جائیں گے۔ ستم کے بہانے ڈھونڈنے کے لیے کسی
چراغ کی ضرورت نہیں وہ تو سے

ہم نے بارہا ڈھونڈھا حاتم نے بارہا پایا

معمولی سی بات ہے ۔
سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مقام ... ضلع
جو پٹ راج میں ایک خلاف قانون ... پولیس
عورتوں اور ... روپے چھینے اور ...
چلتے بچوں کی ... اور ... چیخیں
کے مہلک ہتھیاروں سے آراستہ ہو کے قانون کو ...
آمادہ ہوا صاحب سپرنٹنڈنٹ ... پولیس
منتشر ہو جانے کا حکم دیا جب انہوں نے تعمیل نہ کیا
تو جب صاحب نے تمام زور زبانی ... منتشر
کرنے کا حکم دیا ابھی اس حکم کی تعمیل نہ ہو پائی تھی کہ
خدا جانے کدھر سے ایک اینٹ صاحب موصوف
کی کنپٹی تا ٹوپی پر سے

قریب تھا کہ اہل ... گرگان بگجند است

... پڑھائی وارد ہوئی۔ ... منقلب ...
گئے ہیں بڑی طرح گھائل ہو کر گرا اور صاحب
موصوف فائر کرنے پر مجبور ہو گئے ۔
اینٹ! اے خدا غارت کرے اس اینٹ کو
جانے کس طرح ... توبہ! توبہ!! اہم
جگہ موجود رہتی ہے ہر جگہ اچھلتی ہے سو ...
مقدمے کی بنیاد اسی پر قائم ہے۔
اگر گاندھی جی صرف اسی بات کو ... سکتے
کہ تحقیقات ضرور ہو۔ اور خطا کار کو سزا ملے تو صلح کے
اندر پیروں پھنسے کے وقت بہت کام نکلتا اور یہ آزاد
جانچ پڑتال بہت کام آتی۔ حکومت بھی نیک نام ہوتی
پولیس بھی محتاط ہو جاتی۔ خرابیوں کی ...
مگر صاحب گاندھی جی کے اس ... میں
نہیں آئے وہ خوب جانتے تھے کہ جائے آرڈیننس
ہیں کیا ... انصاف ہوا ہے ...
(پولیس) نے کتنی زیادتی کی ہے۔ گاندھی جی ...
... کیا کہ ...
بنانے اور قیدی چھوڑ دینے ...
نے تھوڑی سی قیدیں (شرطیں) ان معاملوں ...
میں بڑھا کے ہاں بھر لی۔
میری علم میں اصل سوراج یہی ہے کہ ملک ...
ہمدردی ... اخلاق ... والی دیانت دار
منصف مزاج پولیس کی حکومت ہو۔ یہ جانچ پڑتال
جس کا مطالبہ ... اسی کا مطالبہ
کانگریس کو بھی کرنا چاہئے۔ ایسی ہی پولیس ...
دلوں میں پیدا کرے گی۔ فرشتہ ... خدا کی
طرف سے موجود ہے ... کوئی
اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ باقی آئندہ

واقف

بوالحسنین

... تاریخ ... [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم ...

اشتہارات

حسب ... قاعدہ ۵

اطلاع عام واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم ڈگری قطعی نیلام کیوں نہ صادر کیا جائے

[illegible]

دستخط حاکم ...

اشتہارات

بوتل پر شکر سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھ کر خریدیے

انگوری منقاوں سے تیار کردہ

دراکشاسو

ایام سردی میں خاص استعمال کرنے کی چیز شیریں خوش ذائقہ ہے بہترین اور جسم میں خون و گوشت بڑھاتا ہے۔ سردی کھانسی اور جریان کو نیست و نابود کرتا ہے۔ فوراً جسم میں چستی پیدا کرتا ہے قبض دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔ علالت کے بعد اور بچہ ہونے کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور چہرے پہ رونق خوالی کرتا ہے۔ تصیلی میں ملنے والے امراض سے محفوظ رکھتا ہے قیمت بوتل کلاں عہ خورد عہ محصول بوتل کلاں ۱۲ خورد ۸
ایک بوتل سے زیادہ منگانے پر نزدیک کے اسٹیشن کا نام تحریر فرمائیے گا۔ ہر جگہ اودیات فروشوں کے یہاں ملے گا۔

پتہ:- شنکر سنچارک کمپنی متھرا



ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ بشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات نیز ہمارے خوردہ طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی کا اکثر حصہ مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کفایت سے حاصل کرنا یا سچا و خلصانہ مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ امور تجربہ کار۔ کامل علم اور حاذق اطبا کے مشورے سے بلا اور سے فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدنی الادویہ کی بے حد فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھائیے اور اپنے سب بھائیوں کو بھی نفع پہونچائیے تمام خط و کتابت صیغہ راز رہتی ہے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدنی الادویہ کوٹھی اسٹریٹ لکھنؤ

گیارھواں اڈیشن تیار ہو گیا

کتاب کام شاستر جو اٹھارہ زبانوں میں تقریباً پندرہ لاکھ نسخہ تقسیم ہو چکی ہے۔ کی اردو زبان کا گیارھواں اڈیشن تیار ہو گیا ہے۔ اسکے مطالعہ سے اصول زندگی، داروست یعنی خوشی، اچھی اولاد پیدا کرنے کے قواعد اور دیگر بہت سی باتوں کا علم ہوتا ہے اگر یہ ختم ہو گیا تو بارھویں اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اڈیشن صرف دس ہزار کا ہے آج ہی ایک کارڈ لکھ کر آج ہی منگوائیے۔

ملنے کا پتہ

وید شاستری - جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ ...

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عرب جس کو پبلک نے بہت پسند کیا ہے اور شاعری کی قدر دانی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۶ ٹکٹ بھیجیے ... دی پی اور سنی آرڈر مصحت ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سوراجیہ مل گیا

تو بھی اس وقت تک فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک ملک کے بچے بچے اصول تجارت سے واقف ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکے اس لیے ضرورت ہے کہ غیر ممالک کی طرح تجارتی میدان میں مقابلہ کریں آپ کا مقصد بزنس ہوم لیمٹڈ کا صرف ایک حصہ ... خرید نے سے پورا ہوگا ... قابل اور لائق ہے۔ تمام آسان شرائط معقول منفعت طلب کیجیے اگر معقول تنخواہ کی ملازمت درکار ہے تو درخواست کریں ضمانت ضروری نہیں ہے

بزنس ہوم لیمٹڈ بمبئی نمبر ۹

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے اعتبار سے ... پرچہ کی ... فروخت کرے گا
(۳) ماہ کی پہلی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی
(۴) بحساب ... فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
(۵) علاوہ عام حالتوں کے ... پرچہ ... دیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

پریم کی ... تکہ بلاس

پان میں کھانے کا خوشبودار مسالہ ہے جس کی خوشبو سے دہن معطر ہوتا ہے اور دل و دماغ کو فرحت پہونچتی ہے جو صاحب تمباکو نہیں استعمال فرماتے ہیں انکے واسطے اس سے بہتر پان کو خوشبودار بنانے کے لیے کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی تکہ بلاس کی قیمت ڈبیہ کلاں فی درجن عہ اور ڈبیہ خورد فی درجن ایک روپیہ ہے۔

المشتہر

مقتدا خان اقتدار خان

تاجر تمباکو لکھنؤ

اگست ۱۹۲۱ء   رجسٹرڈ نمبر اے ۴۸۳   جلد شانزدہم

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

[illegible]ن کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا[illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جز وعلم پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپدیں و ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپدیں و ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا بدنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ نازبھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔ ا ______ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ